طعامُ المسکین کے معنی

سوال: سورۃ الحاقہ اور سورۃ ماعون کی آیت وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ کا ترجمہ دونوں جگہ تفہیم القرآن میں مختلف ہے۔ ایک جگہ ترجمہ مسکین کو کھانا کھلانا کیا گیا ہے، اور دوسری جگہ مسکین کا کھانا دینا۔ اس فرق کی کیا وجہ ہے؟

جواب: طَعَام کا لفظ عربی زبان میں "کھانے" کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے، یعنی وہ چیز جو کھائی جائے۔ اور اِطعام کے معنی میں بھی بولا جاتا ہے، یعنی کھانا کھلانا۔

پہلے معنی کے لحاظ سے طعام المسکین کا مطلب ہے "مسکین کا کھانا" اور اس سے خود بخود یہ معنی نکلتے ہیں کہ جو کھانا مسکین کو دیا جاتا ہے وہ اسی کا کھانا ہے، ذی استطاعت آدمی کے کھانے میں اس کا کھانا بطور ایک حق کے شامل ہے جسے اس کو ادا کرنا چاہیے۔ یہی بات قرآن مجید میں ایک دوسرے طریقے سے یوں بیان کی گئی ہے کہ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ اور "ان کے مالوں میں سائل اور محروم کا ایک حق ہے"۔

دوسرے معنی کے لحاظ سے مطلب واضح ہے۔ ولا یحض علی طعام المسکین کے معنی یہ ہیں کہ وہ مسکین کو کھانا کھلانے کے لیے کسی کو آمادہ نہیں کرتا۔

اسلامی نظامِ تعلیم

سوال: ۱۔ اسلامی نظامِ تعلیم سے کیا مراد ہے؟

۲۔ آپ کی نگاہ میں پاکستان کی بقاء و استحکام کے لیے اسلامی نظامِ تعلیم کی ضرورت و اہمیت کیا ہے؟

۳۔ اسلامی نظامِ تعلیم کی طرف بڑھنے کی کوششوں کے راستے میں کونسی طاقتیں مزاحمت کر رہی ہیں؟

۴۔ آپ کے خیال میں گذشتہ ۲۰ برس میں پاکستان اسلامی نظامِ تعلیم کے قریب آیا یا دور ہٹا ۔۔؟

۵۔ آپ کے نزدیک اسلامی نظامِ تعلیم کو عملاً بروئے کار لانے کے لیے کونسے اقدامات ضروری ہیں؟